45556 ـ اگر كسى كو دن كے آخر ميں احتلام كا علم ہو تو وہ كيا كرے ؟

سوال

مجھے ايك دفعہ احتلام ہوا اور ميں فجر كى نماز كے ليے اٹھا تو مجھ اس كے متعلق كچھ ياد نہ تھا، كيونكہ لباس ميں موجود نمى كى طرف دھيان نہ رہا اس ليے كہ وہ خشك ہو چكى تھى، ميں نے اس روز سب فرضى نمازيں جنابت كى حالت ميں ہى ادا كيں، اور شام كے وقت مجھے ياد آيا كہ مجھے تو احتلام ہوا تھا، يہ بھى اس وقت جب ميں نے اپنے زير جامہ لباس پر نمى كے اثرات ديكھے تو پھر ياد آيا، اور غسل كرنے كے بعد سارى نمازيں دوبارہ ادا كيں، كيا ميرا يہ فعل صحيح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جى ہاں آپ كا يہ فعل صحيح اور شريعت كے موافق ہے، نماز صحيح ہونے كے ليے طہارت و پاكيزگى شرط ہے، اور جنابت سے غسل واجب ہو جاتا ہے، آپ نے جنابت كى حالت ميں جو نمازيں ادا كيں اس ميں آپ معذور تھے كيونكہ آپ نے ايسا عمدا اور جان بوجھ كر نہيں كيا.

ليكن آپ كو اس كا علم ہونے كے بعد غسل كر كے نمازيں دوبارہ ادا كر كے اس سے برى الذمہ ہو سكتے تھے، اور آپ نے ايسا ہى كيا، اور صحيح بھى يہى ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ايك شخص نے نماز فجر ادا كر لينے كے بعد اپنے لباس ميں منى كے اثرات پائے، اس معاملہ ميں كيا حكم ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى نے جواب ديا:

" اگر انسان نماز فجر كے بعد سويا نہيں تو اس كى نماز فجر صحيح نہيں كيونكہ اس نے وہ نماز جنابت كى حالت ميں ادا كى ہے، كيونكہ اسے يقين ہے كہ يہ منى نماز سے قبل كى ہے.

ليكن اگر انسان نماز فجر كے بعد سويا تھا اور اسے يہ علم نہيں كہ يہ نماز سے قبل والى نيند ميں ہوا يا كہ نماز فجر كے بعد والى نيند ميں، تو اس ميں اصل يہ ہے كہ نماز فجر كى بعد والى نيند ميں احتلام ہوا ہے، اور اس كى نماز صحيح ہو گى.

اور اسی طرح اس شخص کا حکم بھی یہی ہو گا جس نے لباس پر منی کے آثار دیکھے اور اسے یہ شک ہو کہ آیا یہ پچھلی رات کا ہے، یا اس سے بھی پہلی رات کا، تو وہ اسے قریب تر سونے والی رات بنائے؛ کیونکہ یہ یقینی ہے، اوراس سے قبل والی مشکوک، اور حدث میں شک طہارت کو واجب نہیں کرتا، اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں کچھ گڑبڑ پائے اور اسے یہ اشکال ہو کہ آیا اس سے کچھ خارج ہوا ہے یا نہیں، تو وہ مسجد سے مت نکلے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11 / سوال نمبر 165).

اور اسی طرح شیخ رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

ایک شخص نے مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی اور اپنے گھر واپس آگیا اور جب لباس اتارا تو زیرجامہ لباس میں منی کے آثار دیکھے تو اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو اس شخص جس نے اپنے لباس پر منی کے آثار دیکھے غسل نہیں کیا تو اس پر غسل کر کے جنابت کی حالت میں ادا کردہ نمازیں دوبارہ ادا کرنا واجب ہیں.

لیکن بعض اوقات انسان لباس پر منی کے آثار تو دیکھتا ہے، لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ یہ اس سے قبل والی رات سے ہے یا کب ؟ تو کیا وہ اسے قریب ترین رات کا شمار کرے یا اس سے قبل والی رات سے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

وہ اسے پچھلی قریب ترین رات سے شمار کرے، کیونکہ اس سے قبل والی رات میں شک ہے، اور اصل طہارت ہے، اور اسی طرح اگر وہ نماز فجر کے بعد سو جائے، اوربیدار ہونے کے بعد اپنے لباس میں جنابت کا اثر دیکھے اور اسے یہ علم نہ ہو کہ نماز فجر کے بعد والی نیند سے ہے یا کہ نماز سے پہلے والی نیند سے، تو کیا اسے نماز فجر

لوٹانا ہو گی ؟

اس کا جواب یہ ہے:

اس پر نماز فجر کا اعادہ لازم نہیں؛ کیونکہ رات کی نیند میں احتلام کا ہونا مشکوك ہے، اور اسی طرح آپ اپنے ذہن میں یہ قاعدہ اور اصول رکھیں کہ:

آپ کو جب بھی یہ شك ہو کہ آیا یہ پہلی نیند سے ہے یا اب والی نیند سے تو اسے اب والی نیند سے قرار دو.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11 / سوال نمبر 166).

واللہ اعلم .